125910-کیا منگیتر کو بتانا ضروری ہے کہ اس کے خصیہ کا آپریشن ہوچکا ہے

سوال

میری عمر انیس برس ہے اور میرے لیے ایک نوجوان کا رشتہ آیا ہے جس میں وہی صفات پائی جاتی ہیں جن کی میں رغبت رکھتی ہوں، لیکن مشکل یہ ہے کہ سات برس قبل میرے دائیں خصیہ کا آپریشن ہوا کیونکہ اس پر چربی کی جھلی بن چکی تھی جس کی وجہ سے خصیہ کے اندر شریانوں اور رگوں میں خون رک گیا اور وہ خراب ہوگیا، اور اب الحمد للہ میری صحت اچھی ہے اور ڈاکٹر کے مطابق میں بچہ جننے کی بھی استطاعت رکھتی ہوں، کیونکہ دوسرا خصیہ صحیح کام کر رہا ہے اور ڈاکٹر کی تصدیق بھی میرے پاس موجود ہے، میرا سوال یہ ہے کہ:

آیا میں اس نوجوان کو بتاؤں کہ میرا آپریشن ہوچکا ہے یا نہ بتاؤں، برائے مہربانی جواب جلد دیں؟

پسندیدہ جواب

اگر تو آپ کے خصیہ کا آپریشن کرنا اور اسے کاٹنا بچہ جننے کی قدرت پر اثرانداز نہیں ہوتا کیونکہ دوسرا خصیہ ٹھیک کام کر رہا ہے تو آپ کے لیے اس آپریشن کا اپنے منگیتر کو بتانا ضروری نہیں؛ کیونکہ عیب کے متعلق بتانے کا قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ:

جس سے نکاح کا مقصد اور فائدہ جاتا رہے، اور خدمت و بچہ پیدا کرنے کی استطاعت نہ رہے اس عیب کے متعلق بتانا ضروری ہے.

لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ اس آپریشن کے متعلق اس کو بتا دیں تا کہ بعد میں کوئی مشکل پیش نہ آئے اور خاوند اسے دھوکہ نہ سمجھ بیٹھے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح یہی ہے کہ عیب وہ ہے جس سے نکاح کا مقصد ختم ہو کر رہ جائے، اور بلاشک و شبہ نکاح کے مقاصد میں فائدہ حاصل کرنا، اور خاوند کی خدمت اور بچہ پیدا کرنا یہ اہم چیز میں شمار ہوتا ہے.

چنانچہ جب ان مقاصد میں کوئی چیز مانع ہو تو یہ عیب کہلاتا ہے، اس بنا پر اگر بیوی اپنے خاوند کو بانجھ پائے، یا پھر خاوند اپنی بیوی کو بانجھ پائے تو یہ عیب ہے.

اور اگر بیوی اندھی ہو تو بھی عیب ہے؛ کیونکہ یہ چیز نکاح کے دو مقاصد کو جمع کرنے میں مانع ہے یعنی خاوند کی خدمت اور فائدہ و نفع حاصل کرنا.

اور اگر بیوی کو بہرہ پائے تو یہ بھی عیب ہے، اور اسی طرح گونگی ہو تو بھی عیب ہے.....

صحیح یہی ہے کہ عیب بے شمار ہیں لیکن محدود ہیں اس لیے ہر وہ چیز جس سے نکاح کا مقصد فوت ہوتا ہو نہ کہ کمال تو وہ عیب کہلاتا ہے، اس سے اختیار حاصل ہوگا چاہے وہ عیب بیوی میں ہو یا خاوند میں " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (220/12).

مزید آپ سوال نمبر (43496) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.